نمبر ۹ - قادیان دار الامان - ۲۰ - مارچ سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۲۰ ذوالحجہ سنہ ۱۳۲۰ھ بروز جمعہ جلد ۲

ڈائری

بقیہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

درد دل سالہا سال کا میرا تجربہ ہے کہ جو مقام انسان تلاش کرتا ہے وہ مکاشفات میں نہیں ہے وہ تو صرف ایک موہبت الٰہی ہے اور مرنے کے بعد یہ نصیب ہوتا ہے جبکہ انسانیت بالکل جل جاوے پھر تبدیل ہو کر وہ اور شئے بنجاوے تو اس وقت وہ ابدال ہوتا ہے یہ بات انسان کے اندر درد دل سے پیدا ہوتی ہے اور جب تک خدا خود نہ درد دے تب تک درد پیدا نہیں ہوتا۔ اس درد کا نمونہ ایک ماں میں ہوتا ہے اگر اس کا بچہ بیمار ہو تو اس کا جگر پارہ پارہ ہوتا ہے یہ ایک بڑی بزرگ شئے ہے جو کہ زر اور زور سے حاصل نہیں ہوتی صرف موہبت ہے اور صرف درد بھی کوئی شئے نہیں ہے جب تک اس کے ساتھ عمل نہ ہو۔ خدا کی محبت کا زبانی دعوی کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ رؤیا اور خواب بھی کیا شئے ہیں۔ ہندو بھی اس میں شریک ہیں۔ حالانکہ ان کے عمل جیسے ناپاک ہوتے ہیں ہم تو ان باتوں کو ایک حبہ کے بدلے بھی نہیں خریدتا بلعم کیسا صاحب الہام تھا مگر اسے درد دل نہ تھا۔ تکبر تھا اس لئے اسے موسیٰ پر جرأت بد دعا کی ہوئی اس نے خیال کیا کہ موسیٰ میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں حالانکہ موسیٰ کو درد دل تھا آخر خدا نے اسے کتے سے مشابہت دی۔ پس درد دل کو تلاش کرو ماں کو بچے سے عاشق کو معشوق سے جو محبت ہے وہ درد دل ہے درد دل وہ کام کرتا ہے کہ دوسرے اس سے حیران ہو جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک عورت ایک مرد پر عاشق تھی دونوں کی عمر ۳۰ یا ۳۵ سال کی تھی پھر وہ عورت اس کے دروازے کے آگے گری رہتی لوگ اسے پتھر مار مار کر لہولہان کرتے اور گھسیٹ گھسیٹ کر دور پھینک جاتے۔ مگر وہ پھر وہیں آ پڑتی تھی۔ اس سے ہم نتیجہ نکالا کہ یہ اصل میں محبت حقیقی کا نمونہ ہے۔

خدا تعالیٰ بعض دفعہ سالہا سال تک بیزار ہو کر متمثل ہوتا ہے مگر بیزار نظر آتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلعم نے طائف میں بہت سخت تکلیف اٹھائی آخر خدا سے عرض کی کہ اگر مجھ پر عتاب ہے تو اس وقت تک میں صبر کرونگا کہ تو راضی ہو جاوے۔ اصل میں خدا تعالیٰ کی بیزاری نہ تھی وہ بھی ایک پیرایہ میں محبت تھی خدا تعالیٰ کی طرف سے جو امتحان ہوتے ہیں اس میں ایک بیزاری بھی ہے بعض لوگ جو اس کے اہل نہیں ہوتے وہ دھوکہ کھاتے ہیں۔ اکثر دہریہ ہو جاتے ہیں۔ سعید وہ ہے جو ازل سے سعید ہے گویا اس نے خدا کی گود میں پرورش پائی ہے۔

مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر ادا کیں۔ سیر کے لئے آپ تشریف نہیں لے گئے قبل از نماز عشاء رسالہ سنا تے رہے مجلس کو سنایا گیا اور کوئی کارروائی قابل اشاعت نہیں ہوئی

مورخہ ۸ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس سیر کو تشریف نہیں لے گئے۔ پانچوں نمازیں آپ نے باجماعت ادا کیں اور قبل از عشاء جو مجلس ہوئی اس میں کوئی ذکر قابل اشاعت نہیں ہوا۔

مورخہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کیں۔

سیر ایک شخص کی خواب پر فرمایا کہ معبرین نے لکھا ہے کہ اگر وبائی جگہ پر کوئی مامور یا نبی گیا ہوا دیکھا جاوے تو جاننا چاہئے کہ وہاں آرام ہوگا کیونکہ وہ لوگ خدا کی رحمت ساتھ لاتے ہیں۔

رؤیا پھر فرمایا کہ رات کو میں نے ایک خواب دیکھی کہ ایک شخص نے مجھے ایک پروانہ دیا ہے وہ لمبا سا کاغذ ہے میں نے پڑھا تو لکھا ہوا تھا کہ عدالت سے چار

جگہ کے لئے طاعون کا حکم جاری کیا گیا ہے اس پروانہ سے پایا جاتا تہا کہ اس کا اجرا مین نے کیا ہے جیسے کاغذات محافظ دفتر کے پاس ہوتے ہین ویسے ہی وہ میرے پاس ہے مین نے کہا کہ یہ حکم ایک عرصہ سے ہے اور اس کی تعمیل آج تک نہ ہوئی اب مین اس کا کیا جواب دونگا اس سے مجھے ایک خوف طاری ہوا اور تمام رات مین اسی خرخشہ مین رہا اور اس پر روشن خط مین لفظ طاعون کا لکہا تہا گویا حکم میرے نام آتا ہے اور مین جاری کرتا ہون۔ پہر مین نے دیکہا کہ اپنی جماعت کے چند آدمی کشتی کررہے ہین مین نے کہا آؤ مین تم کو ایک خواب سناؤن مگر وہ نہ آئے مین نے کہا کیون نہین سنتے جو شخص خدا کی باتین نہین سنتا وہ دوزخی ہوتا ہے

انگشت سبابہ ایک نے سوال کیا کہ التحیات کے وقت نماز مین انگشت سبابہ کیون اُٹہاتے ہین فرمایا کہ لوگ زمانہ جاہلیت مین گالیون کے واسطے یہ انگلی اٹہایا کرتے تہے اس لئے اس کو سبابہ کہتے ہین یعنی گالی دینے والی خدا تعالیٰ نے عرب کی اصلاح فرمائی اور وہ عادت ہٹاکر فرمایا کہ خدا کو واحد لاشریک کہتے وقت یہ انگلی اٹہایا کرو تاکہ اس سے وہ الزام اٹہ جاوے۔

ایسے ہی عرب کے لوگ پانچ وقت شراب پیتے تہے اس کے عوض مین پانچ وقت نماز رکھی۔

اس کے بعد اس امر پر ذکر رہا کہ ہر ایک فرقہ مین نذیر آیا ہے جیسے قرآن سے ثابت ہے اسی لئے رام چندر اور کرشن وغیرہ اپنے زمانے کے نبی وغیرہ ہونگے۔

عرب صاحب نے سوال کیا کہ لوگ آپ کو سادہ مزاج کہتے ہین اس لئے کہ کتب مفت تقسیم کی جاتی ہین فرمایا کہ گفتہ اند کہ نکوئی کن و در آب انداز۔ کتابین ہم مفت دیتے ہین مگر اس مین ہماری سادگی نہین ہے اور نہ ہم غلطی پر ہین ہمارا منشا تبلیغ کا ہوتا ہے اگر ہزار کتاب شائع ہو اور ایک شخص بھی راہ راست پر آجاوے تو ہمارا مطلب پورا ہوگیا۔

قبل از عشا بہت سے نو وارد احباب نے بیعت کی پہر حضرت اقدس نے کھڑے ہو کر ذیل کی تقریر کی

بیعت اور توبہ بیعت دراصل توبہ ہوتی ہے اور بیعت کے دو جز ہین۔ اول پچھلے گناہون سے معافی مانگنے۔ دوم بیعت مین آئندہ گناہون سے بچنے کے لئے وعدہ کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو سچے دل سے توبہ کرتا ہے مین اس کے تمام گزشتہ گناہون کو معاف کردیتا ہون توبہ ایک ایسی چیز ہے جو اس جہان مین بھی اپنا پہل لاتی ہے اور آخرۃ مین بھی جیساکہ یہ دعا ہے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قرآن کریم مین جہان لفظ رب آتا ہے اس کے معنے کا تعلق توبہ سے ہوتا ہے کیونکہ منہ سے سچے طور پر ربنا کا لفظ اسی وقت نکلتا ہے جبکہ آدمی ہر قسم کے دہوکے فساد چھوڑ کر سچے طور پر اللہ تعالےٰ کے لئے ہوجاتا ہے۔ انسان جب اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ۔ یعنی اے اللہ اب تو ہم تیرے ہی ہاتہ مین ہین اے اللہ تو ہی آخرۃ کو بھی ہمین بچا سکتا ہے۔ انسان محسوس کرے یا نکرے اس نے بہت سے چہوٹے چہوٹے رب بنائے ہوئے ہین۔ دیکہو جو لوگ سمجھتے ہین کہ جب تک وہ جہوٹ نہ بولین۔ دغا نکرین۔ فساد نکرین تو انکا گذارہ نہین چلتا تو دراصل یہ سب ذریعہ ان کے خود تراشیدہ رب ہوتے ہین جب انسان اس قسم کی تمام بدیان چھوڑ دیتا ہے تب اس کو سچے دل سے ربنا کہنے کی توفیق ملتی ہے ورنہ ایک چور کی طرف ہی نگاہ۔ دیکھو جو ہتہیار رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ مین اب مال چرا کر گذارہ کرونگا اور اس ارادہ سے وہ گہر سے رات کو نکلتا ہے ایسے چور کو کیا ضرورت پڑی کہ وہ کہے اے میرے رب مجھے حلال روزی عطا فرما۔ دعا کرنیوالے وہی ہوتے ہین جو سچے طور سے خدا تعالےٰ کی تسبیح کرتے ہین

وقنا عذاب النار۔ اس جگہ النار سے مراد آخرۃ کی آگ ہی مراد نہین۔ بلکہ دنیا مین جو بیشمار۔ درد بیماریان تکلیفین ہوتی ہین یہ سب آگ ہی مین شامل ہین پس اس کے معنے یہ ہوئے کہ سچا مومن کہتا ہے کہ اے اللہ ہم نے تیرا پلہ پکڑا ہے اب تو ہمین اس آگ سے بچا جو زندگی کو تلخ کردیتی ہے۔

میری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو دہوکہ نہ دے۔ خدا تعالیٰ ایک ناکارہ چیز کو پسند نہین کرتا دیکھو اگر ایک شخص دنیوی بادشاہ کے پاس نکمی سی چیز ہدیہ کے طور پر لیجاتا ہے۔ تو اگرچہ وہ اس کو لے سکتا ہے مگر وہ ایسے فعل سے بادشاہ کی ہتک کرتا ہے بعض لوگ جب کچھ چیز فی سبیل اللہ دینے لگتے ہین تو کچھ تو اوروں کو دیدیتے ہین جن کو انہون نے اللہ تعالےٰ کا شریک سمجھا ہوا ہوتا ہے اور کچھ اللہ تعالیٰ کو دیدیتے ہین ایسے لوگون کے بارے مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص اس طرح کچھ مجھے دیتا ہے اور کچھ شریکون کو تو مین اُسے پسند نہین کرتا اور فرماتا ہے کہ جو شخص اس طرح پر دیتا ہو گویا وہ سب کا سب شرکا کو دیتا ہے۔ مجھے کچھ نہین دیتا۔ شرک بڑی بری بلا ہے اس کے سوا باقی سب گناہون کو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ جیساکہ فرماتا ہے

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک تو ظاہرہ شرک ہوتا ہے جس سے سب بچے رہتے ہین اور ایک شرک فی الاسباب ہوتا ہے جس سے اکثر انسان تباہ ہوجاتے ہین اور وہ یہ ہوتا ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ جو مین منصوبہ کرتا ہون مین اس مین کامیاب ہوجاؤنگا اور اپنے اس منصوبے کو وہ کافی سمجھ لیتا ہے۔

توکل ایک طرف سے توڑ اور ایک طرف جوڑ کا نام ہے

الغرض انسان کی توبہ قبول ہی نہین ہوتی جب تک وہ محسوس نکرے کہ مجھے موت آگئی ہے اور آج گویا مجھے نئی پیدائش مل رہی ہے۔ جو سچی توبہ کرتا ہے اور اس پر قائم رہتا ہے اسی کو۔ ولی۔ غوث۔ قطب محبوب اللہ کہہ سکتے ہین۔ توبہ سے وہ سب تکالیف جو عذاب کی صورت مین آتی ہین ٹلجاتی ہین مین اس جگہ ایک اور بھی بات بیان کرنا چاہتا ہون اور وہ یہ ہے کہ مین نے تکالیف کو عذاب کی صورت مین اس واسطے کہا ہے کہ تکالیف مومنون پر بھی آتی ہین بلکہ سب سے زیادہ تو نبیون پر آتی ہین اس جگہ بعض جلدباز یہ اعتراض کردینگے کہ اگر ویسی نبیون کو بھی تکالیف پہنچتے ہین تو پہر توبہ کا کیا فائدہ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جب نیک لوگون کو تکالیف پہنچتے ہین تو وہ انکو اُس انعام کی خوشخبری دیتی ہین جو کہ ان تکالیف کے بعد خدا تعالےٰ نے ان کو دینا ہوتا ہے۔ جب تک ان کو تکالیف نہ پہنچائی جاوین تب تک ان کے قوا ظاہر نہین ہوتے جیساکہ دیکھو ایک نافہ کو لیکر گہر مین رکھنے سے کوئی فائدہ نہین ہوتا جب تک اس کو ذرہ ذرہ الگ الگ نہ کرلیا جاوے۔ اور جب ایسا کیا جاتا ہے تو مشک کے ساتھ تمام گہر بہر جاتا ہے اسی طرح نبیون کے پوشیدہ قوا کو کوئی معلوم نہین کرسکتا۔ جبتک ان کو قسم قسم کی تکالیف نہ پہنچائی جاوین۔ نبیون کے قوا دو قسم کے ہوتے ہین۔ اول نبیون کا ایک زمانہ وہ ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہوتی ہے اس وقت ہم اس کی سخاوت وغیرہ قوتون کا اندازہ کرسکتے ہین۔ دوم نبیون پر ایک زمانہ اور بھی ہوتا ہے کہ انپر ہزارہا قسم کی تکالیف اتاری جاتی ہین جس سے ان کی قوت استقلال تحمل اور صبر وغیرہ خوب معلوم ہو سکتے ہین اس کا نمونہ رسول کریم کی زندگی مین پورے طور سے پایا جاتا ہے۔ بہت سے پہلے نبی ایسے تہے کہ ان کے ہر قسم کے قوا ظاہر نہین ہوئے بعض تو ایسے ہین کہ ان کے ایک قسم کے قوا بھی اچھی طرح ظہور پذیر نہین ہوئے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ کی طرف دیکھو نصرۃ کا زمانہ نہین دیکہا کوئی لڑائی نہین ہوئی تاکہ ہم ان کی شجاعت کا اندازہ لگائین۔ کسی فتح کا وقت نہین آیا جس سے ہم دیکھ سکتے کہ وہ کسطرح اپنے دشمنون کو معاف کرسکتے تھے

نبیون اور دوسرون کی تکالیف کا فرق

اور اُنہین عفو کی قوۃ کس قدر تھی - ان کو غنیمتیں نہیں ملین جس سے ہم دیکھ سکتے کہ اس مین قوۃ سخاوت کس قدر تھی بر خلاف اس کے رسول کریم کی زندگی کی طرف دیکھو -

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے تکلیف کے لئے تین سال تھے اور آنحضرت صلعم کے لئے تیرہ سال تھے ان کے برخلاف چند یہودی قوم کے لوگ تھے اور آنحضرت کے خلاف عرب کیا تمام دنیا کے لوگ تھے اس لئے رسول کریم صلعم کو حد درجہ کے دکھ پہنچائے گئے جب آپ نے بہت دکھ اُٹھائے تو پھر آپ نے نصرت کا زمانہ دیکھا - دیکھنا چاہیئے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے نصرت کے زمانہ مین اپنے مخالفون کو کسطرح معاف کیا -

غرض نبیوں پر مصیبتیں عذاب کے لئے نہیں آتیں بلکہ اس کی مثال نافہ کو چیرنے کی طرح ہے جیسا کہ مین پہلے بیان کر چکا ہوں دیکھو شیعہ کے اعتقاد کے مطابق کیا حضرت امام حسین علیہ السلام پر کتنا ظلم کیا گیا اگر وہ غور سے سوچین تو سمجھ لین گے کہ انپر کوئی ظلم نہین ہوا ان کی پہلی زندگی بڑی عیش کی تھی کسی قسم کی کوئی تکلیف ان کو محسوس نہ ہوئی تھی - اسطرح وہ عیش مین - دو - چار - پانچ برس اور زندہ رہ سکتے تھے مگر اللہ تعالے نے چاہا کہ وہ اس طرح گمنام فوت نہ ہوں اس واسطے اللہ تعالے نے ان کو شہادت کی موت سے وفات دی تاکہ وہ دنیا مین قیامت تک نیکنام مشہور ہو جاوین اگر ان پر یہ مصائب نہ آتے تو وہ کسطرح مشہور ہوتے کیا صرف اس قلیل رشتہ سے جو وہ آنحضرۃ صلعم سے رکھتے تھے - جسکو آنحضرت صلعم نے بھی منع فرمایا ہے - غرض - اللہ تعالیٰ کا حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام پر بڑا فضل تھا غرض مصیبتون کو برا نہین ماننا چاہیے کیونکہ مصیبتون کو برا سمجھنے والا مومن نہین ہوتا - اللہ تعالے فرماتا ہی ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات - وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون - یہی تکالیف جب رسولون پر آتی ہین تو ان کو انعام کی خوشخبری دیتے ہین اور جب یہی تکالیف بدون پر آتی ہین - ان کو تباہ کر دیتی ہین غرض مصیبت کے وقت قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہیئے کہ تکالیف کے وقت خدا تعالے کی رضا طلب کرے -

مومن کی زندگی کے دو حصہ | جو نیک کام مومن کرتا ہے اس کے لئے اجر مقرر ہوتا ہے

مگر صبر ایک ایسی چیز ہے جسکا ثواب بے حد وبیشمار ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہی لوگ صابر ہین - یہی لوگ ہین جنہون نے خدا کو سمجھ لیا - خدا تعالیٰ ان لوگون کی زندگی کے دو حصہ کرتا ہے جو صبر کے معنے سمجھ لیتے ہین +

اول جب وہ دعا کرتا ہے تو خدا تعالے اُسے قبول کرتا ہے جیسا کہ فرمایا ادعونی استجب لکم - اجیب دعوۃ الداع اذا دعان.

دوم - بعض دفعہ اللہ تعالے مومن کی دعا کو بعض مصلحت کی وجہ سے قبول نہین کرتا تو اس وقت مومن خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے سر خم تسلیم کر دیتا ہے - تنزل کے طور پر کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن سے دوست کا واسطہ رکھتا ہے جیسا کہ دو دوست ہون انہین سے ایک دوسرے کی بات کو کبھی مانتا ہے اور کبھی اس سے منواتا ہے اسیطرح اللہ تعالیٰ کے اس تعلق کی مثال ہے جو وہ مومن سے رکھتا ہے کبھی وہ مومن کی دعا کو قبول کرتا ہے - جیسا کہ فرماتا ہے ادعونی استجب لکم اور کبھی وہ مومن سے اپنی باتین منوانی چاہتا ہے چنانچہ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیٔ من الخوف الخ پس اسبات کا سمجھنا ایمانداری ہے کہ ایکطرف زور دینے سے مومن کو مصیبت کے وقت مین غمگین نہین ہونا چاہئے وہ نبی سے بڑھکر نہین ہوتا - اصل بات یہ ہے کہ مصیبت کے وقت ایک محبت کا سرچشمہ جاری ہو جاتا ہے مومن کو کوئی مصیبت نہین ہوتی جس سے اس کو ہزار ہا قسم لذت نہین پہنچتی - بلکہ مومن کو آرام کی زندگی مین ایسی لذت نہین ہوتی جیسا کہ مصیبت کے زمانے مین ان کو لذت پہنچتی ہے خدا کے لوگون کو یہ ایک مرض ہوتی ہے کہ وہ چاہتے ہین کہ ان کو خدا سے مار پڑتی رہے.

خدا تعالے کے پیارون کو گناہ سے مصائب نہین پہنچتے - دیکھو جب تک لڑکی اپنے والدین کے گھر مین ہوتی ہی والدین اُسے بہت پیار کرتے ہین اور نکاح کے وقت اگرچہ والدین کو بہت تکلیف ہوتی ہے حتی کہ والدہ ایک طرف روتی ہے اور والد ایکطرف روتا ہی تاہم وہ سب تکالیف برداشت کر کے اس کو ہمیشہ کے لئے الگ کرتے ہین اس کی کیا وجہ ہے - وہ جانتے کہ اس لڑکی مین ایک جوہر ہے جو کہ سسرال مین جاکر ظاہر ہوگا اس لئے مومن کے جوہر بھی مصائب سے کھلتے ہین چنانچہ دیکھو رسول کریم صلعم کے دکھون اور نصرت کے زمانہ پر آپ کے اخلاق نے کو کسطرح ظاہر کیا اگر رسول کریم صلعم کو تکالیف نہ پہنچتے تو اب ہم ان کے اخلاق کے متعلق کیا بیان کرتے - مومن کی تکالیف کو دوسرے بیشک تکالیف سمجھتے ہین - مگر مومن اس کو تکالیف نہین خیال کرتا - غرض یہ ضروری بات ہے کہ خدا تعالے اپنے مقرب کو دوسرون کی نسبت زیادہ دکھ پہنچائے مومن کو ہر روز مرنا پڑتا ہے اور یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنی سچی توبہ پر قائم رہے اور یہ سمجھے کہ توبہ سے ان کو ایک نئی زندگی ملتی ہی اور اگر توبہ کے ثمرات چاہتے ہو تو عمل کے ساتھ توبہ کی تکمیل کرو - دیکھو جب مالی بوٹا لگاتا ہے پھر اس کو پانی دیتا ہے اور اس سے اس کی تکمیل کرتا ہی اسیطرح ایمان ایک بوٹا ہے اور اس کی آبپاشی عمل کر ہوتی ہے اس لئے ایمان کی تکمیل کے لئے عمل کی از حد ضرورت ہے اگر ایمان کے ساتھ عمل نہین ہوگی تو بوٹے خشک ہو جاوینگے اور وہ خائب و خاسر رہ جائین گے -

خدا تعالے تھوڑی سی بات سے خوش نہین ہوتا یہ بیعت اور توبہ ایک مقدار رکھتی ہے جب تک وہ پوری نہ ہو تب تک وہ خوش نہین ہوتا دیکھو اللہ تعالے نے مجھے انی احافظ کل من فی الدار کا وعدہ دیا ہے حالانکہ تمام مومنون کا حق تھا کہ ان کو وعدہ دیا جاتا خدا تعالے کے پاس یہ ایک درجہ ہوتا ہے جو اس درجہ کا عمل کر لیتا ہے اس کو یہ درجہ عطا ہوتا ہے - بھوکھ کو ایک لقمہ سیر نہین کر سکتا اور پیاسے کو ایک قطرہ پانی کا کوئی فائدہ نہین دیسکتا دیکھو جب طبیب ایک مریض کو نسخہ تبلاتا ہے کہ فلان چیز اتنی ڈالو و فلان اتنی ڈالو تو اگر وہ ایک ایک ماشہ ہر دوائی کا ڈالے اور اس کو پیئے تو وہ اس کو کوئی فائدہ نہین دیگا یہی سنت اللہ ہے کہ جب تک کوئی چیز اپنے مقررہ وزن تک استعمال نکی جاوے - تب تک بیفائدہ ہی بڑے بڑے نیک لوگون کے ساتھ نماز روزون کے سوا کچھ نہ تھا ہان یہ کہ وہ اسی نماز روزی کو بڑے اخلاص سے ادا کرتے جس سے ان کی قبولیت دنیا مین پھیلائی جاتی - اگر انسان خدا کی طرف آہستہ قدم چلتا ہی تو وہ تیز چلکر آتا ہے اور اگر انسان اس کی تیز چلتا ہے تو وہ دوڑ کر آتا ہے اسیطرح جو نیکی کرتا ہے اس کو اس کا اجر دیا جاتا ہے دیکھو جب انسان نیکی کر نیکا دعوی کرتا ہے اور اس سے کوئی فائدہ نظر نہین آتا اور اس کو اس کے پھل عطا نہین ہوتے تو وہ جھوٹا ہے وہ خدا پر عیب لگاتا ہے اور اگر سچ پوچھو تو اللہ تعالے جیسا رحیم کریم کوئی نہیں ہے +

جو شخص خدا تعالے سے تکمیل کے لئے توبہ کرتا ہے اسی کے لئے انی احافظ کل من فی الدار کا وعدہ ہو سکتا ہے - کیونکہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین بخل نہین - جو شخص اپنے آپکو انعام کے قابل بناتا ہے وہ اسے عطا فرماتا ہے میری آخر مین یہ نصیحت ہے کہ توبہ پکے طور سے کرو اور اسپر قائم رہو + فقط

چونکہ مین مورخہ ۷ مارچ سے ۱۱ مارچ تک لاہور مین پریس کا سامان خریدنے گیا تھا اس لئے میری عدم موجودگی مین میرے مکرم دوست حافظ عبدالرحیم صاحب نے ذیل کی تقریر

قلمبند کی ہیں ان کی آرزو ہے کہ جو احباب اس
تقریر سے فائدہ اٹھا دین وہ ان کے حق مین ضرور
دعا کرین چونکہ یہ تقریر میری عدم موجودگی مین ان
کی وساطت سے .... قلمبند ہوئی ہے اس لئے
مین بھی سفارش کرتا ہون کہ البدر کے ناظرین
ان کے حق مین ضرور دعائے خیر کرین۔

(ایڈیٹر)

مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج مغرب اور عشاء کی نمازون مین حضرۃ اقدس جماعت مین
بوجہ علالت طبع شریک نہ ہو سکے لیکن صبح اور ظہر و عصر کی
نمازین آپ نے باجماعت ادا کین سیر کے لئے ابھی آپ تشریف
نہیں لاتے اور کوئی جلسہ نہ ہوا۔

مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز جماعت مین حضرت اقدس تشریف نہیں لائے اور
بوجہ عدم الفرصتی کے سیر ملتوی رہی باقی کل نمازین آپ نے
باجماعت ادا کین۔

قبل از عشاء | ایک نے خواب بیان کی کہ کان مین
اس نے کچھ بات سنی ہے۔ اس کی تعبیر مین فرمایا کہ دہنا
کان دین ہوتا ہے اور بایان دنیا۔ کان مین بات کا ہونا
بشارت پر محمول کیا جاتا ہے۔

پھر ایک ذکر پر فرمایا کہ جو خدا کی طرف رجوع ہوتا ہے
لیکدہ کامیاب ہو ہی جاتا ہے ہاں تھکے نہ۔ کیونکہ خدا کے
واسطے لہرین ہوتی ہین۔ باد نسیم چلتی ہے ویسے رحمت
کی نسیم بھی چلتی ہے وقت پر چلا کرتی ہے انسان کو ہمیشہ طیار
رہنا چاہئے۔

مورخہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج مغرب اور عشاء کی نمازون مین حضرت اقدس تشریف نہیں لائے
باقی نمازین باجماعت مسجد مین ادا کین اور سیر بھی نہیں ہوئی
کیونکہ بارش سے راستہ مین کیچڑ تھا۔

مورخہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج تینون وقت چارون نمازین اور جمعہ حضرۃ اقدس نے باجماعت
ادا کیا۔ سیر بوجہ جمعہ ملتوی رہی۔ پھر بعد از نماز جمعہ حجرہ
دعائیہ اور منارۃ المسیح کے متعلق جو ذکر ہو وہ تازہ حالات مین
درج ہوئے ہین قبل از عشاء مجلس مین صرف یہ ذکر ہوا کہ ایک
صاحب نے حضرت اقدس سے ایمان مجمل اور مفصل کی تفسیر دریافت
کی حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ ایک سیدھے طور پر ایمان لانے
کی بات ہے زیادہ دقیق بیان بے موقعہ ہے جس طرح
اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اور صفات کو قرآن مین بیان کیا ہے
اس طرح مان لینا ایمان باللہ ہے اور جیسے خدا نے کتابون کا
ذکر قرآن شریف مین کیا ہے اسی طرح ان کو مان لینا ایمان
بالکتب ہے اور ایمان بالرسل یہ ہے کہ جن کا ذکر قرآن شریف
مین آگیا ان کو بھی مانا اور جو لم نقصص مین آئے اور خدا نے
انکا ذکر نہین کیا ان پر بھی ایمان چاہئے اور قدر خیر اور شر پر
اور مردون کے جی اٹھنے پر ایمان لانا چاہئے اس کی تفصیل
خدا کے سپرد ہے اس کی زیادہ تفصیل سمجھنے کیواسطے قرآن شریف
کو تدبر سے دیکھنا کافی ہے اس کو پڑھو اور ایمان لاؤ۔

مورخہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین
سیر ملتوی رہی صرف قبل از عشاء مجلس ہوئی جو کہ
درج کی جاتی ہے۔

قبل از عشاء | اول ایک صاحب نے خوش الحانی سے
درثمین مین سے چند ایک نظمین مجلس مین
پڑھکر سنائین اس کے بعد مفتی صاحب نے اخبار سول
ملٹری مین طاعون کا مضمون پڑھکر سنایا جو کہ البدر کے
خبرون کے کالم مین درج ہوگا اس مضمون کو سنکر حضرۃ
نے فرمایا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا لفظ ہرگز منہ پر نہین
لاتے حالانکہ اگر حاکم کے منہ سے ایک بات نکلتی ہے
تو ہزارون آدمیون پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ بٹالہ کا
ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جو کہ ایک دیسی
آدمی تھا اس کے منہ سے یہ بات نکلی کہ نماز پڑھنی چاہئے
اس پر بہت سے مسلمانون نے نماز شروع کر دی اسی طرح
ابھی گورنمنٹ کی طرف سے یہ تاکید ہو کہ یہ لوگ خدا کی طرف
رجوع کرین تو دیکھئے پھر لوگون کی کیا تبدیلی ہوتی ہے
مگر اس وقت امرا لوگ ایسے فسق و فجور مین مبتلا ہین
کہ گویا یہ ان کے نطفہ کا ایک جزو بنگیا ہے

اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے ایک مضمون
سول ملٹری گزٹ سے سنایا جو کہ اسلامی عورتون کے
حقوق وغیرہ پر تھا اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ابھی
کچھ دن ہوئے تھے کہ آنحضرۃ کی شان مین ایک گندہ
مضمون سنایا گیا تھا اب خدا نے اس کے مقابلہ پر
فرحت بخش مضمون بھیجدیا ہے خدا کا فضل ہے کہ
ہر ہفتہ ایک نہ ایک بات ایسی نکل آتی ہے جس سے
طبیعت کو ایک تر و تازگی ملجاتی ہے اس مضمون کا
خلاصہ تھا کہ اسلام مین عورتون کو وہی حقوق دئے ہین
جو کہ مردون کو دئے گئے ہین حتیٰ کہ اسلامی عورتون مین
پاکیزہ اور مقدس عورتین بھی ہوتی ہین اور ولیہ بھی
ہوتی ہین ان سے خوارق عادت امور سرزد ہوتے
ہین اور جو لوگ اسلام پر اس بارہ مین اعتراض کرتے
ہین وہ غلطی پر ہین اس مضمون کا ترجمہ البدر مین شائع
کیا جاویگا

عورتون کی اصلاح کا طریق اور الطیبٰت للطیبین کی تفسیر

اسپر حضرت اقدس نے عورتون کے
بارے مین فرمایا کہ مرد اگر پارسا طبع نہ ہو تو
عورت کب صالح ہو سکتی ہے ہان
اگر مرد خود صالح بنے تو عورت بھی صالح
بن سکتی ہے قول سے عورت کو نصیحت نہ دینی چاہئے
بلکہ فعل سے اگر نصیحت دیجاوے تو اس کا اثر ہوتا
ہے عورت تو درکنار اور بھی کون ہے جو صرف
قول سے کسیکی مانتا ہے .... اگر مرد کوئی
کجی یا خامی اپنے اندر رکھیگا تو عورت ہر وقت
کی اسپر گواہ ہے اگر وہ رشوت لیکر گھر آیا ہے
تو اس کی عورت کہے گی کہ جب خاوند لایا ہے تو مین کیون
حرام کہون غرضیکہ مرد کا اثر عورت پر ضرور پڑتا ہے اور
وہ خود ہی اُسے خبیث اور طیب بناتا ہے اسی لئے لکھا ہے
الخبیثٰت للخبیثین والطیبٰت للطیبین اس مین یہی
نصیحت ہے کہ تم طیب بنو ورنہ ہزارون ٹکرین مارو کچھ نہ
بنیگا جو شخص خدا سے خود نہین ڈرتا تو عورت اس سے
کیسے ڈرے نہ ایسے مولویکا وعظ اثر کرتا ہے نہ خاوند کا ہر
حال مین عملی نمونہ نہ کیا کرتا ہے بھلا جب خاوند رات
کو اٹھ اٹھکر دعا کرتا ہے روتا ہے تو عورت ایک دن
دو دن تک دیکھیگی آخر ایک دن اُسے بھی خیال آویگا اور
ضرور مؤثر ہوگی۔ عورت مین مؤثر ہونیکا مادہ بہت ہوتا
ہے یہی وجہ ہے کہ جب خاوند عیسائی وغیرہ ہوتے
ہین تو عورتین ان کے ساتھ عیسائی وغیرہ ہو جاتی
ہین ان کی درستی کے واسطے کوئی مدرسہ بھی کفایت
نہین کرسکتا جتنا خاوند کا عملی نمونہ کفایت کرتا ہے
خاوند کے مقابلہ مین عورت کے بھائی بہن وغیرہ کا بھی اثر
کچھ اس پر نہین ہوتا۔

خدا نے مرد و عورت دونونکا ایک ہی وجود فرمایا ہے ....
یہ مردون کا ظلم ہے کہ وہ اپنی عورتون کو ایسا [illegible] (باقی آئندہ)

درس قرآن مجید

البقرہ رکوع ۱۰ سیقول

يا ايها الذين امنوا استعينوا بالصبر والصلوٰة ان الله مع الصابرين - ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل احياء ولكن لا تشعرون ...... الخ من حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما - ومن تطوع خيرا فان الله شاكر عليم +

تمہید

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں تھے تو صرف ایک بت پرست قوم آپکی دشمن تھی لیکن اس دشمن کے ہوتے آپکے کنبہ اور قوم کے لوگ آپکا ساتھ دیتے تھے آپ ان کے باریک منصوبوں کو بھی خوب سمجھتے تھے آپکا بال بال ان کے رشتوں میں گتھا ہوا تھا اور تکالیف کے باعث آپکو اور آپکے اتباع کو بہت مشکلات پیش آئے مگر جب آنحضرت مدینہ میں پہونچے تو ہر ایک قسم کی تکلیف بڑھ گئی کیونکہ ایک بت پرست قوم تو دشمن تھی ہی - مگر اب اوس اور خزرج کے بت پرست فرقے بھی دشمن ہو گئے - پھر پڑھے لکھے یہودی بھی آمادۂ مخالفت ہوئے - ان کی چالبازیاں رسول اللہ صلعم کی ایذا کے لئے بہت باریک تھیں جس کا اشارہ اول ہاروت اور ماروت کے قصہ میں ہو چکا ہے پھر ان کے علاوہ بنو نضیر اور بنو قریظہ دشمن اور بنو قینقاع دشمن قولی دشمن اور ان سب کے علاوہ عیسائیوں کی قرا قوم دشمن پھر ان کے بھی علاوہ دوسری قوم عرب تھی جن کی نظروں میں آپکا وجود مبارک کھٹکتا تھا اور سب سے مشکل یہ تھی کہ ان قوموں کی باریک اندرونی چالوں سے کیسے آگاہی ہو یہ سب ایک دوسرے کو اور دوسری قوموں کو اکساتے تھے اس لئے مدنی آیات میں آیا ہے يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته - والله يعصمك من الناس پ۶ ع۱۴ کیونکہ سخت مشکلات کا سامنا تھا ان کے سامنے ملت ابراہیم کو پیش کیا گیا ہے جیسے کہ نیچے ذکر ہوا اور اسی سخت مشکل کے وقت دوا تجویز کی گئی ہے جو بتلا دی ہے کہ اس کا کیا اثر ہوا اور کن کن نے اس کا تجربہ کیا اور انہوں نے کیا برکات اور فوائد اس دوا سے حاصل کئے اور کیا نتیجہ نکلا وہ دو علاج ہیں جنکا اس آیت میں ذکر ہے

يا ايها الذين امنوا استعينوا بالصبر والصلوٰة الخ یعنی اے ایمان والو تمپر بڑی مشکلات کا وقت ہے تم میری مدد اور عون حاصل کرو اس کا طریق ایک صبر اور ایک صلوٰۃ ہے

صبر - کے دو معنے ہیں ایک تو عام طور پر روزہ رکھنا اور واقعی میں روزہ اور نماز دونوں جناب الٰہی کی طرف توجہ کا بڑا ذریعہ ہیں دوسرے معنے صبر کے نیکیوں پر مستقل رہنا اور بدیوں کا ارتکاب نکرنا - مشکلات کے وقت انسان اللہ کی فرمانبرداری اور اطاعت کو چھوڑ بیٹھتا ہے مثلاً بیماری ہو - یا ہتک عزت ہو - کوئی مقدمہ ہو - یا تجارت کا مقابلہ ہو یا کسی کام میں اسے خسارہ ہوا ہو تو ایسی تمام مشکلات کے وقت ایک ناعاقبت اندیش انسان اللہ تعالیٰ کی نارضامندی کو جائز کر لیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے وقت تم یہ نکرنا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرو اور اطاعت الٰہی میں بہانہ تلاش کر کے کمزوری کرو انسان اگر خدا کی مدد لینا چاہتا ہے تو اس کا یہی طریق ہے کہ مطلق عبادت کو ترک نکرے اور نہ کسی نافرمانی کا ارتکاب کرے روزہ کا اصل میں یہی مطلب ہوتا ہے کہ بقائے نوعی اور بقائے شخصی کے لئے جو اسے ضروریات ہیں اسے وہ ترک کئے ہوتا ہے اور باوجود ضرورت کے ترک کرتا ہے تو پھر غیر ضروری باتوں کو کب اختیار کرتا ہے گویا درکھو کہ اللہ تعالیٰ کی مدد طاقت پر مستقل رہنے اور بدی سے بچنے پر آیا کرتی ہے - صبر کے بعد پھر دعا (صلوٰۃ) کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الله مع الصابرين صابروں کا ہم ساتھ دیتے ہیں مع الصابرين کے لفظ سے مجھے بہت بڑی خوشی ہوا کرتی ہے کیونکہ جب ایک دولتمند وکیل اور حاکم یا کوئی اور ذی وجاہت کسیکو یہ کہدے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں تو اسے کس قدر خوشی حاصل ہوتی ہے اور اس کی ڈھارس بندھتی ہے تو پھر جب احکم الحاکمین بتلا دے کہ ہم صابروں کے ساتھ ہیں تو کس قدر خوشی ہونی چاہیئے -

اس سے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے بہت سے قتل تو ہوں گے مگر ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات تم یہ نہ سمجھنا کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مریں گے وہ مردہ ہو گئے - بل احياء ولكن لا تشعرون بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے اللہ کی راہ میں جو مارا جاوے اسے احیاء کہتے ہیں اور تین طرح سے وہ زندہ ہوتے ہیں - جن کو ایک جاہل بھی سمجھ سکتا ہے اور متوسط درجہ کے آدمی بھی اور ایک مومن بھی سمجھ سکتا ہے +

گویا ان کی حیات قائم رہتی ہے اسے تو ایک مومن سمجھ سکتا ہے - دوسری بات کہ متوسط درجہ کا عرب سمجھ سکتا ہے کہ اہل عرب کا محاورہ ہے کہ جس کا بدلا لیا جاوے اسے وہ مردہ نہیں کہتے بلکہ زندہ کہتے ہیں - شہید کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تم میں سے مریگا اس کا بدلا لیا جاویگا تیسری بات کہ ایک جاہل بھی سمجھ سکتا ہے یہ ہے کہ جب میدان ہاتھ آوے اور فتح ہو جاوے تو پھر مردوں اور مقتولوں کو مردہ اور مقتول نہیں سمجھتے اور نہ ان کا رنج وغم ہوتا ہے +

میرا اپنا اعتقاد ہے کہ شہید کو ایک چیونٹی کے برابر بھی درد محسوس نہیں ہوتا اور میں نے اس کی نظیریں بچشم خود دیکھی ہوئی ہیں - و لنبلونكم بشيء من الخوف اب وقت قریب ہے کہ ہم تم کو ضرور انعام دیویں گے لیکن چونکہ کوئی انعام نہیں ہوتا جس کے ساتھ کچھ تکلیف نہ ہو اس لئے کچھ خوف بھی ہوگا اور وہ خوف خوف الٰہی ہوتا ہے یا کچھ تھوڑا سا بھوکا رہنا اور زکوٰۃ صدقات اور ضروریات نفقہ میں صرف کرنے سے کچھ نقصان بھی مال میں ہوگا اور جانیں بھی تلف ہونگی اور پھلوں میں بھی گھاٹا آجاویگا مگر جو لوگ ایسی باتوں میں صبر کر کے دکھلاتے ہیں جب ان کو تکلیف پہنچتی ہے تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم تو اللہ کے تھے ہم نے جناب الٰہی کی طرف جانا ہے اور اس کا نتیجہ ہمیں ضرور ملیگا ایسے مومنوں کی ترقی مدارج عزت اور تعظیم ہوگی +

ثمرات سے مراد پھل خواہ بیٹا بیٹی ہو - خواہ باغ کا پھل ہو خواہ کامیابی کا کوئی نتیجہ ہو -

تکلیف مومنوں پر یا تو عصیان سے پاک کرنے یا مدارج کی ترقی کے واسطے آتی ہے -

یہاں تک یہ مضمون ایک دعوے کے رنگ میں تھا کہ مومن گھبرا تا نہیں ہے اور تکالیف پر مومن کو اجر ملتا ہے مگر یہاں سے اللہ تعالیٰ اس دعوی کی دلیل بیان فرماتا ہے - علم منطق میں استدلال چار قسم کے ہوتے ہیں - ایک تمثیل - ایک استقراء ایک برہان اور ایک استدلال بالاولیٰ تمثیل تو ایسے جیسے ایک خاص قطع وضع کے آدمی کو دیکھکر کہا کہ ایرانی اسطرح کے ہوا کرتے ہیں مگر اس میں اکثر غلطی ہوا کرتی ہے - جیسے ایک طبیب نے بارہا آزمایا ہے کہ فلاں دوا فلاں مرض کو ضرور فائدہ کرتی ہے مگر پھر بھی بعض اوقات اسی قسم کے مریض اسی دوا سے شفا نہیں پاتے تو تجربہ غلط جاتا ہے - برہان بھی ایک قسم کا استقراء ہوتا ہے اور ان سب میں غلطی ہوتی ہے اور استدلال بالاولیٰ اسکی مثال یہ ہے کہ جیسے اگر ایک شمع ایک بالشت بھر جگہ کو روشن کرتی ہے تو اسی قسم کی اگر ایک صد شمع اگر جلائی جاویں تو بالشت بھر جگہ تو ضرور ہی روشن ہوگی +

اس استدلال بالاولیٰ کی مثال قرآن شریف میں ایک یہ ہے جیسے فرمایا کہ بت پرستی نہیں کرنی چاہیئے - کیونکہ نہ کرنی چاہئے کہ جن اشیاء کی تم پرستش کرتے ہو مثل آگ - ہوا - پانی سورج - چاند - پتھر وہ تو سب تمہارے خادم ہیں اور تم مخدوم ہو تمہارے خادم کو مخدوم بنانا ہی نامناسب تھا

نوٹ
چونکہ اکثر قادیان دارالامان
[illegible]

حالانکہ تم ان کو معبود بنا بیٹھے۔

اسیطرح ایک اور مثال ہے کہ ماں باپ کو تم اف نکرو تو جب اف کرنے کا حکم نہیں ہے جو کہ ادنے سے ادنے درجہ کی ہتک ہے تو کیا دھری بے ادبی کا حکم ہوگا ہرگز نہیں *

تو اب اللہ تعالی دلیل فرماتا ہے اور بتلاتا ہے کہ تم نے مقتول کی حالت (احیاء) کو ان آنکھوں سے دیکھنا نہیں ہے اب نیم مقتول یا ایک جان بلب کی حالت اور رنگ کو دیکھکر اسپر مقتول کی حالت کا اندازہ اسی استدلال بالاولے سے لگا کر دیکھلو۔ ایک ابراہیم علیہ السلام ہے ایک ہاجرہ ہے۔ ایک اسمٰعیل ہیں۔ حضرت ابراہیم اپنے بیٹے اسمٰعیل کو ایک غیر آباد جنگل میں جہاں نہ کہانے کو کچھ ملتا ہے نہ پانی ہے اور اس کا نام وادِ غیر ذی زرع ہے ڈالتا ہے ابراہیم خود بڈہا ہے اور بڑہاپے کی اس کی یہ اولاد ہے ہاجرہ خود ضعیف عورت ہے جب وہ بچہ کو اور اس کی ماں کو جنگل میں چھوڑ کر جاتا ہے تو بچہ کی ماں ابراہیم سے سوال کرتی ہے کہ تو کہاں جاتا ہے مگر وہ جواب نہیں دیتا پھر سوال کرتی ہے کہ ہمیں کہاں اور کیوں چھوڑ جاتا ہے مگر وہ جواب نہیں دیتا۔ پھر سوال کرتی ہے کہ اپنی بیوی (سارہ) کی ناراضگی کی وجہ سے چھوڑتا ہے یا خدا کے حکم سے۔ تب وہ جواب دیتا ہے کہ خدا کے حکم سے وہ عورت آگے کہتی ہے کہ اگر خدا کے حکم سے چھوڑتا ہے تو جا ہم ہرگز ضائع نہ ہوں گے۔ اب عرب سے جاکر اس بی بی کا حال پوچھو اگر اور نہیں تو صفا اور مروہ کو ہی دیکھلو جہاں کا یہ واقعہ ہے۔ ابراہیم۔ ہاجرہ۔ اور اسمٰعیل تو مر گئے مگر انہوں نے مر کر خدا تعالے کے وعدے کے موافق نتیجہ پایا کہ یہی صفا اور مروہ کی پہاڑیاں تم کو اس کا ثبوت دیدینگی اس لئے فرمایا ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ اس سے پیشتر فرمایا تہا لا تشعرون کہ تم کو شعور نہیں اور یہاں شعائر اللہ کہکر شعور حاصل کرنیکا طریق بتلا دیا۔

ہر ایک آدمی تو نہیں جا سکتا مگر فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما جو کوئی حج اور عمرہ کو جاوے ذرا ان پہاڑیوں کے گرد پھیر کر دیکھ لیوے کہ کیا بات تہی اور ایک نیم مقتول کو خدا نے اس مقام پر کیسے زندہ کر رکھا ہے خدا تعالے اپنے انعامات اور فضل کو کسی خاص انسان اور قوم اور گروہ تک محدود نہیں رکھا کرتا۔ تم ان سے بڑہکر کام دکھلاؤ ان سے بڑہکر نتیجہ لو کیونکہ اللہ تعالی شاکر۔ علیم ہے یعنی قدردان اور باخبر ہے۔

غلہ کا ایک دانہ جب زمین میں بویا جاتا ہے تو وہ وہاں سڑ کر ...... اس میں ایک کیڑا پیدا ہوتا ہے جو اس کے منہ کو کہو لتا ہے اور اس میں سے پتہ نکلتا ہے تو جب ایک دانہ اللہ تعالے کے قبضہ میں فنا ہوتا ہے تم دیکھ لو کہ وہ کیا بنجاتا ہے اسی طرح وہی دودھ ہے کہ جب تک اللہ تعالے کے قبضے میں یعنی گائے یا بکری کے تھنوں میں کتنی ہی دیر رہے مگر نہیں بگڑتا مگر جب انسان کے قبضہ میں آوے تو تہوڑی دیر کے بعد بگڑ جاتا ہے تو اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ترقی کی راہ اسی وقت ہوتی ہے جب انسان فنا ہونیکو قریب ہوتا ہے جیسے غلہ کے دانہ پر جب فنا آتی ہے تو اسکی ترقی ہوتی ہے اسیطرح باپ کے اندر سے نطفہ نکلتا ہے وہ تو خیال کرتا ہے کہ یہ گیا اور کوئی شے نہ ہتی مگر سائنس والے جانتے ہیں کہ یہ کیا شے ہے پھر اسی طرح اس بوند (قطرہ) سے اولیا اور بادشاہ اور کیسے کیسے عظیم الشان انسان بنجاتے ہیں یہ بات انسان کو جب ہی حاصل ہوتی ہے جب اس کو شعور ہو۔

مہاجروں اور شہیدوں کے نتائج کیا ہوئے زمانہ نبوی اور خلافت کی تاریخ پڑہو ان کی کامیابی کا حال معلوم ہوگا تاکہ خدا کے شاکر ہونیکا ثبوت ملے۔ بذاتِ خود ایک کام محض خدا کے واسطے کر کے دیکھو اسکا کیا نتیجہ نکلتا ہے اور خدا شاکر ہے کہ نہیں اللہ تعالے کے واسطے جب کوئی کام ہوتا ہے اور اس میں نفس کا دھوکہ نہیں ہوتا تو وہ یہاں بھی ایک نتیجہ چہوڑتا ہے تاکہ تم کو معلوم ہو کہ بعد الموت بھی کوئی شے ہے اگر خدا تعالے شاکر نہ ہوتا تو انسان کی کمر ٹوٹ جاتی کہ وہ تو اس کے لئے محنت کر کے اپنی جان گنواتا ہے اور آگے قدردانی نہیں ہوتی اسی لئے یہ نہیں کہا کہ اللہ ہاجرہ کے لئے شاکر تہا بلکہ کہا اب بھی شاکر ہے

علیم۔ اس لئے کہ جلدی اصلاح ہو انسان ایک کام کرتا ہے اور دہوتا ہے کہ محض خدا کے واسطے ہے مگر اس کے اندر مخفی شرارتیں ہوتی ہیں اور نفس کے دہوکے ہوتے ہیں اس لئے کہا کہ اس کو ہر ایک علم ہے *

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلان

چونکہ امتحان مڈل کا نتیجہ نکل گیا ہے اس واسطے سیکنڈ ہسٹری کلاس (یعنی فورتھ ہائی) یکم اپریل ۱۹۰۳ء کو کھولی جائیگی۔ جو احباب یہ چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد اور اقربا کو موجودہ زمانہ کی رسمی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم اور نیک صحبت کا بھی حصہ ملے وہ اپنے بچوں کو جلد روانہ کردیں تاکہ تعلیم میں حرج نہ ہو اس جماعت کی فیس مدرسہ۔ ادنے درجہ ۵ عہ ہے۔ اور فیس بورڈنگ ہوس ۔ ۱۲ ار۔ اور خرچ خوراک ۳ عہ سے ۶ عہ تک درجہ وار ہے۔ باقی تفصیل کے واسطے جو صاحب چاہیں راقم کے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں * والسلام۔

محمد صادق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول
قادیان ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء

البدر

البدر کی اشاعت میں جو نقص تاخیر وقتی کا ہے اس کی وجہ اس کے ناظرین کو معلوم ہو چکی ہے اور بعض احباب نے یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ اپنا دفتر وغیرہ امرتسر میں رکھو مگر مجھکو اس پر تعجب ہے کہ انہوں نے بالکل اس اشتہار کے مضمون کو نظر سے گرا دیا ہے جو کہ ابتدا میں القادیان کے نام سے شائع ہوا تہا میں نے اس میں لکھا تہا کہ میں تو صرف قادیان میں رہائش اور روحانی استفادہ کے لئے یہ ایک خدمت احمدی جماعت کی شروع کرتا ہوں کہ خدا تعالی میری معاش کی ایک سبیل اسکو بنا دے سو الحمد للہ کہ یہ خدمت روبہ ترقی ہے چند ایک مشکلات در پیش ہیں اللہ تعالے سے امید ہے کہ وہ رفع کر دیگا چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند اس لئے ایسے مشورے سے میرے دوست مجھے یاد نکریں۔

اب اس تاخیر وقتی کی دقت کے رفع کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ پھر از سر نو مطبع قائم کیا جاوے کہ جس کے لئے بطور چندہ روپے کا انتظام کیا گیا ہے اور اب اس حال میں جبکہ مطبع مقروض ہے ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ بہت جلد سعی فرما کر اس کی اشاعت ایک ہزار تک کردیں کیونکہ موجودہ نمبر خریداری اخبار ۳۲۲ ہے اور یہ صرف ایک پریس کا ایک ہفتہ کا دو دن کا کام ہے گویا ہر ہفتہ میں ۵ دن مطبع بیکار ہے اور اخراجات کی زیر باری ہے کیونکہ مطبع کا سٹاف تو بہر حال رکھنا ہی پڑیگا اس لئے پھر ناظرین سے التماس ہے کہ ایک تو اپنی اپنی قیمت جو واجب الادا ہے روانہ کردیویں اور ہر ایک خریدار ایک بہائی کی نصرت اور امداد کے خیال سے کم از کم اپنے چار چار خریدار بہم پہنچانے کی کوشش کریں

حالانکہ تم ان کو معبود بنا بیٹھے۔

اسیطرح ایک اور مثال ہے کہ ماں باپ کو تم اف تک بھی کہو جب اف کرنے کا حکم نہیں ہے جو کہ ادنے سے ادنے درجہ کی ہتک ہے تو کیا دوسری بے ادبی کا حکم ہوگا ہرگز نہیں۔

تو اب اللہ تعالی دلیل فرماتا ہے اور بتلاتا ہے کہ تم نے مقتول کی حالت (احیاء) کو ان آنکھوں سے دیکھنا نہیں ہے اب نیم مقتول یا ایک جان بلب کی حالت اور رنگ کو دیکھکر اسپر مقتول کی حالت کا اندازہ اسی استدلال بالاولے سے اربعہ لگا کر دیکھلو۔ ایک ابراہیم علیہ السلام ہے ایک ہاجرہ ہے۔ ایک اسمٰعیل ہیں۔ حضرت ابراہیم اپنے بیٹے اسمٰعیل کو ایک غیر آباد جنگل میں جہاں نہ کھانے کو کچھ ملتا ہے نہ پانی ہے اور اس کا نام وادِ غیر ذی زرع ہے ڈالتا ہے ابراہیم خود بڈہا ہے اور بڑہاپے کی اس کی یہ اولاد ہے ہاجرہ خود ضعیف عورت ہے جب وہ بچہ کو اور اس کی ماں کو جنگل میں چھوڑ کر جاتا ہے تو بچہ کی ماں ابراہیم سے سوال کرتی ہے کہ تو کہاں جاتا ہے مگر وہ جواب نہیں دیتا پھر سوال کرتی ہے کہ ہمیں کہاں اور کیوں چھوڑ جاتا ہے مگر وہ جواب نہیں دیتا۔ پھر سوال کرتی ہے کہ اپنی بیوی (سارہ) کی ناراضگی کی وجہ سے چھوڑتا ہے یا خدا کے حکم سے۔ تب وہ جواب دیتا ہے کہ خدا کے حکم سے وہ عورت آگے کہتی ہے کہ اگر خدا کے حکم سے چھوڑتا ہے تو جا ہم ہرگز ضائع نہ ہوں گے۔ اب عرب سے جاکر اس بی بی کا حال پوچھو اگر اور نہیں تو صفا اور مروہ کو ہی دیکھلو جہاں کا یہ واقعہ ہے۔ ابراہیم۔ ہاجرہ۔ اور اسمعیل تو مر گئے مگر انہوں نے مرکر خدا تعالے کے وعدے کے موافق نتیجہ پایا کہ ہمیں صفا اور مروہ کی پہاڑیاں تم کو اس کا ثبوت دینگی اس لئے فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ اس سے پیشتر فرمایا تہا لا تشعرون کہ تم کو شعور نہیں اور یہاں شعائر اللہ کہکر شعور حاصل کرنیکا طریق بتلا دیا۔

ہر ایک آدمی تو نہیں جا سکتا مگر خیر فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما جو کوئی حج اور عمرہ کو جاوے وہ ان پہاڑیوں کے گرد بھی پھر کر دیکھ لیوے کہ کیا بات تہی اور ایک نیم مقتول کو خدا نے اس مقام پر کیسے زندہ کر رکھا ہے خدا تعالے اپنے انعامات اور فضل کو کسی خاص انسان اور قوم اور گروہ تک محدود نہیں رکھا کرتا۔ تم اُن سے بڑہکر کام دکھلاؤ اُن سے بڑہکر نتیجہ لو کیونکہ اللہ تعالی شاکر۔ علیم ہے یعنی قدردان اور باخبر ہے۔

غلہ کا ایک دانہ جب زمین میں بویا جاتا ہے تو وہ وہاں سڑ کر ......

...... اس میں ایک کیڑا پیدا ہوتا ہے جو اس کے منہ کو کھولتا ہے اور اس میں سے پتہ نکلتا ہے تو جب ایک دانہ اللہ تعالے کے قبضہ میں فنا ہوتا ہے تم دیکھ لو کہ وہ کیا بنجاتا ہے اسی طرح دہی دودھ ہے کہ جب تک اللہ تعالے کے قبضے میں یعنی گائے یا بکری کے تھنوں میں کتنی ہی دیر رہے مگر نہیں بگڑتا مگر جب انسان کے قبضہ میں آوے تو تھوڑی دیر کے بعد بگڑ جاتا ہے تو اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ترقی کی راہ اسی وقت ہوتی ہے جب انسان فنا ہونیکے قریب ہوتا ہے جیسے غلہ کے دانہ پر جب فنا آتی ہے تو اس کی ترقی ہوتی ہے اسیطرح باپ کے اندر سے نطفہ نکلتا ہے وہ تو خیال کرتا ہے کہ یہ گیا اور کوئی شے نہ تھی مگر سائنس والے جانتے ہیں کہ یہ کیا شے ہے پھر اسی طرح اس بوند (قطرہ) سے اولیا اور بادشاہ اور کیسے کیسے عظیم الشان انسان بنجاتے ہیں یہ بات انسان کو جب ہی حاصل ہوتی ہے جب اس کو شعور ہو۔

مہاجرین اور شہید دلوں کے نتائج کیا ہوئے زمانہ نبوی اور خلافت کی تاریخ پڑہو ان کی کامیابی کا حال معلوم ہوگا تاکہ خدا کے شاکر ہونیکا ثبوت ملے۔ بذات خود ایک کام محض خدا کے واسطے کر کے دیکھو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے اور خدا شاکر ہے کہ نہیں اللہ تعالے کے واسطے جب کوئی کام ہوتا ہے اور اس میں نفس کا دھوکہ نہیں ہوتا تو وہ یہاں بھی ایک نتیجہ چھوڑتا ہے تا کہ تم کو معلوم ہو کہ بعد موت بھی کوئی شے ہے اگر خدا تعالے شاکر نہ ہوتا تو انسان کی کمر ٹوٹ جاتی کہ وہ تو اس کے لئے محنت کر کے اپنی جان گنواتا ہے اور آگے قدردانی نہیں ہوتی اسی لئے یہ نہیں کہا کہ اللہ ہاجرہ کے لئے شاکر تہا بلکہ کہا اب بھی شاکر ہے

علیم۔ اس لئے کہ بہلائی کا اصلاح ہو انسان ایک کام کرتا ہے اور دہوتا ہے کہ محض خدا کے واسطے ہے مگر اس کے اندر مخفی شرارتیں ہوتی ہیں اور نفس کے دہوکے ہیں اس لئے کہا کہ اس کو پھر ایک علم ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلان

چونکہ امتحان مڈل کا نتیجہ نکل گیا ہے اس واسطے پریپریٹری کلاس (یعنی فورتھ ہائے) یکم اپریل ۱۹۰۳ء کو کھولی جائیگی۔ جو احباب یہ چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد اور اقربا کو موجودہ زمانہ کی رسمی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم اور نیک صحبت کا بھی حصہ ملے وہ اپنے بچوں کو جلد روانہ کر دیں تاکہ تعلیم میں حرج نہ ہو اس جماعت کی فیس مدرسہ۔ ادنے درجہ ۵/ ہے۔ اور فیس بورڈنگ ہوس ۱۲/۔ اور خرچ خوراک ۳ سے ۶ تک درجہ وار ہے۔ باقی تفصیل کے واسطے جو صاحب چاہیں راقم کے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں ٭ والسلام۔

محمد صادق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول
قادیان ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء

البدر

البدر کی اشاعت میں جو نقص تاخیر وقتی کا ہے اس کی وجہ اس کے ناظرین کو معلوم ہو چکی ہے اور بعض احباب نے یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ اپنا دفتر وغیرہ امرتسر میں رکھو مگر مجھکو اس پر تعجب ہے کہ انہوں نے بالکل اس اشتہار کے مضمون کو نظر سے گرا دیا ہے جو کہ ابتدا میں القادیان کے نام سے شائع ہوا تہا میں نے اس میں لکھا تہا کہ میں تو صرف قادیان میں رہائش اور روحانی استفادہ کے لئے یہ ایک خدمت احمدی جماعت کی شروع کرتا ہوں کہ خدا تعالی میری معاش کی ایک سبیل اسی کو بنا دے۔ سو الحمد للہ کہ یہ خدمت رو بہ ترقی ہے چند ایک مشکلات در پیش ہیں اللہ تعالے سے امید ہے کہ وہ رفع کر دیگا چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند اس لئے ایسے مشورے سے میرے دوست مجھے یاد نہ کریں۔

اب اس تاخیر وقتی کی ذقت کے رفع کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ پھر از سر نو مطبع قائم کیا جاوے کہ جس کے لئے بلیبر پتھر ۔۔ روپے کا انتظام کیا گیا ہے اور اب اس حال میں جبکہ مطبع مقروض ہے ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ بہت جلد سعی فرما کر اس کی اشاعت ایک ہزار تک کر دیں کیونکہ موجودہ نمبر خریداری اخبار ۳۲۲ ہے اور یہ صرف ایک پریس کا ایک ہفتہ کا دو دن کا کام ہے گویا ہر ہفتہ میں ۵ دن مطبع بیکار ہے اور اخراجات کی زیر باری ہے کیونکہ مطبع کا سٹاف تو بہر حال رکھنا ہی پڑیگا اس لئے پھر ناظرین سے التماس ہے کہ ایک تو اپنی اپنی قیمت جو واجب الادا ہے روانہ کر دیویں اور ہر ایک خریدار ایک بھائی کی نصرت و امداد کے خیال سے کم از کم اپنے چار چار خریدار ہم پہنچانے کی کوشش کرے [illegible]

غیر ممالک مین سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اثر

اس عنوان سے قبل ازین البدر جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ پر دکھایا تہا کہ حضرت امام الزمان حجۃ اللہ علی الارض نے جو ایک مقابلہ کا اشتہار مسٹر ڈوئی کو روانہ کیا تہا اس نے غیر ممالک کی قوم کو کس طرح اپنی طرف مائل کیا ہے وہان دو انگریزی اخبارون کی رائے درج کرکے دکھایا تہا کسطرح دہریہ مذاق اہل یورپ نے بھی اسے ایک غیر چیلنج یعنی قابل مقابلہ تسلیم کر لیا ہے اب اسیطرح آرگونٹ نام ایک امریکہ کے اخبار نے اس پر جو رائے دی ہے اس کا ترجمہ لکہا جاتا ہے یہ اخبار فرانسسکو واقعہ امریکہ سے نکلتا ہے اور ایک ۲۱ دسمبر کا پرچہ ہے۔

"انگریزی عربی دعا کا مقابلہ"

مفتی محمد صادق صاحب قادیان ضلع گورداسپور واقعہ ملک ہندوستان نے ارگنٹ اخبار کے پاس ایک رسالہ مصنفہ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی (جو کہ ہماری سمجھ مین قادیان کے رئیس اعظم ہین) ریویو کے لئے بھیجا ہے یہ رسالہ انگریزی زبان مین ہے اور انگریزی بھی بہت ہی عمدہ انگریزی ہے اس کا نام ہے ڈاکٹر ڈوئی کی تمام مسلمانون کی تباہی کی پیشگوئی کا جواب ٭

یہ رسالہ ایک ریویو کرنے والے ڈکس (میز) پر بنگس کی معمولی مضامین - امریکہ کی لائق فائق عورتون کے تاریخی ناولون اور خشک نوجوانون جو بیٹھے پروفیسرون کی اکانومکس یعنی انتظام مملکت کی کتابون کے ساتھ ملا جلا ہوا جادو کی طرح اپنا اثر کرتا ہے اور عجیب طور سے پرانے زمانہ کی یاد دلاتا ہے۔ لیکن جب اس کی ورق گردانی کی جاوے تو اس کا یہ دلکش اثر اور بھی مستحکم ہو جاتا ہے کیونکہ میرزا غلام احمد صاحب کو جیسا کہ ان کا اپنا بیان ہے خدا نے اس آخری زمانہ مین دنیا کو نجات دینے کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور وہ لکھتے ہین کہ ان کے ذریعہ سے ایک لاکھ آدمی کے قریب بدی کے راستے کو خیرباد کہہ چکے ہین اور خدا تعالی ڈیڑھ سو سے زیادہ آسمانی نشان اور خوارق عادت امور ہمارے ہاتھون سے دکھا چکا ہے جن کی خبرین پہلے سے شائع کی گئی تھین اور مین وہی مسیح ہون جسکا وعدہ دیا گیا تہا ٭

ہمارا ہندوستانی دوست (مراد ہے میرزا غلام احمد صاحب) ایک لائق اور مکمل مسلمان کی حیثیت سے عیسوی مذہب کے بانی کی الوہیت پر غور کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ایک ایسا مذہب ہے جو ایک مخطر نے یہی شکست کے سنتے ہین ٹہر سکتا اور در اصل وہ اس سے بھی زیادہ کہتا ہے کیونکہ اس نے قطعی طور پر ایک رسالہ کے دو صفحون پر دکھایا ہے کہ مسیح صلیب پر بالکل نہین مرا تہا بلکہ جوزف ارمیتہ اسے ہوش مین لے آیا تہا اس وقت مسیح نے یہی مصلحت خیال کیا کہ اپنے وطن کو خیرباد کہکر مشرقی بلاد مین چلا آئے اور اپنی زندگی کے بقیہ دن آرام سے وادی کشمیر مین گذار دے - پہر قادیان کا احمدی مسیح اپنے دلائل کو مضبوط کرنے کے واسطے ناظرین کی حیرت زدہ نظر کے سامنے ایک عجیب اثر انداز نظارہ پیش کرتا ہے اور جس کی مجمل تشریح ان الفاظ مین کرتا ہے یسوع مسیح کی قبر کوچہ خان یار سری نگر کشمیر (اس سے اس کی مراد وہ تصویر ہے جو کہ اس رسالہ مین مسیح کی قبر کی دی گئی ہے)

اس مسئلہ سے فراغت پاکر میرزا غلام احمد صاحب نے زمین پر ایک دور بین نظر دوڑائی تھی ان کو ایک خطرناک دشمن حقیقی دجال کی بدنصیب اور مہیب شکل جان الگزنڈر ڈوئی کے لباس مین نظر آئی ہے اور وہ ہوائین جو کہ آسمان سے چلتی ہین مسٹر ڈوئی کی اوس پیشگوئی کی خبر مرزا صاحب کو پہنچا چکی ہین جو اس نے مسلمان اور دوسرے کل انسانون کی تباہی کے لئے جو کہ اس کے صیہون مین داخل ہونے سے منکر ہین احمد اس پیشگوئی کا مختصر سا یہ جواب دیتا ہے کہ مسلمان کیون تباہ ہون اور کس لئے ہزارونکا خون کیا جاوے ادہر مین ایک بڑی بہاری جماعت کا سردار ہون ادہر تمہارے بہت سے پیرو ہین اس لئے یہ سوال کہ زمین مین خدا کا خلیفہ کون ہے ہم دونون مین ہی طے پا جانا چاہئے کہ ہم اپنے اپنے خدا کو پکارین پہر جس کو جواب ملے وہی مستحق خلافت قرار دیا جاوے۔

احمد کے ان فقرون مین انس سے بہری ہوئی ایک عجیب آواز ہے تاہم اس موجودہ دعا اور اس قدیم مقابلہ مین جو بعل کے پجاریون اور الیاس پیغمبر کے درمیان ہوا تہا - چند باتون کا فرق ہے کیونکہ یہ دعا آسمان سے آگ برسنے کے لئے نہوگی بلکہ بقول احمد "خدا سے یہ دعا کی جاویگی کہ ہم دونون مین سے جو جھوٹا ہو وہ اول مرے"۔ حقیقت مین یہ درخواست بہت ہی انصاف اور دلیری پر مبنی ہے اور اس کے ساتھ دیگر تفصیلات بھی اسیطرح راست اور واجب ہین - احمد کی یہ رائے ہی کہ اگر مسٹر ڈوئی مدعی الیاس اس مقابلہ کو قبول کرے تو کم از کم ہزار آدمیون کے دستخط کے ساتھ اسے شائع کر دے پہر اسیطرح سے احمد بھی شائع کردیگا ٭

اس کے بعد اسلام کا پہلوان نبی (یعنی میرزا صاحب) یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ موجودہ حالت کے واقعات تمام کے تمام مسٹر ڈوئی ہی کے مفید پڑتے ہوئے نظر آتے ہین کیونکہ ڈوئی اس سے دس برس چھوٹا ہے ہان احمد صرف ایک ہی شرط لگاتے ہین کہ یہ منہ مانگی موت انسانی ہاتھ سے واقع نہو بلکہ کسی بیماری کے ذریعہ یا بجلی سے مر جائے یا سانپ کے ڈسنے وغیرہ سے ہو مگر ہماری رائے مین اس شرط کی ضرورت نہ تھی اس سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے اب ہم اس بات پر خاتمہ کرتے ہین کہ تقوی کو مد نظر رکھکر جان الگزنڈر ڈوئی میرزا غلام احمد صاحب کی اس دعا کو قبول کرے ٭

الاسکا کی سرحد پر بعض مال کے نرخنامہ کا جھگڑا ہے اور استھمین نہر کے جو مشکلات درپیش ہین کیا ان کے ساتھ یہ مقابلہ دعا جس مین ایکطرف تو مدعی الیاس کے ساتھ انگریزی درخواست پر جانزون - جانسون اور اسمتھون اور براونون کے دستخط ہون گے اور دوسری طرف قادیانی رئیس کے ساتھ عربی دستاویز مین ہند - بادون سندہ بادون اور علی بابون کے دستخط ہون گے - کچھ کم مسرت بخش ہرگز نہوگا ٭

درحقیقت ملک گنیڈا کے صلیب بردار ڈوکبر وز اور جزائر فلپائن کی ورجن میری کی مستقل راہب اور رشیا گورنمنٹ کو مشکلات مین ڈالنے والے فرار جونش وغیرہ ان مشہور نامور انسانون کے ساتھ جنہون نے آج کل اپنے کارنامون سے دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر رکھا ہے یہ انگریزی اور عربی دعا کا مقابلہ بھی سنہ ۱۹۰۳ کی سردیون مین اس زمانہ کا ایک لطیف اور دلکش منظر صفحہ عالم کے لئے ہوگا ٭

حضرت محمد صلعم کی ایک پیشگوئی کا پورا ہونا	کتاب اقترب الساعۃ اخذ اشراط الساعۃ مین ایک حدیث کا یہ مضمون ہے کہ دجال

کے لئے زمین ایسی لپیٹ دی جاویگی جیسے بکری کا چمڑہ تہہ کر دیتے ہین اور سوائے حرمین شریفین کے یہ چالیس دن کے اندر زمین پر پھریگا ٭

اخبار بمبئی سماچار ۲ جنوری کا لکھتا ہے کہ بموجب رائے روسٹی ایم نیجل سیکرس ڈائرکٹر ویگن لیٹ کمپنی آئندہ سال سنہ ۱۹۰۴ء مین دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونہ تک چالیس دن مین سفر ہو سکیگا کیونکہ سنہ ۱۹۰۴ء مین سائبیرین ریلوے طیار ہو جاویگی اور اس کی رفتار تیز کر دی جاویگی تو پیرس سے چلکر پہر پیرس مین انسان چالیس دن مین اس طرح سے واپس ہو سکیگا ٭

پیرس سے ولاڈی واسٹاک	۱۳	دن
ولاڈی واسٹاک سے ناگاساکی جاپان	۲	دن
ناگاساکی سے یوکوہاما	۲	دن
یوکوہاما سے وینکور	۱۳	دن
وینکور سے نیویارک	۴	دن
نیویارک سے چیربرگ	۶	دن

تازہ حالات اور خبرین

منارۃ المسیح الحمد للہ کہ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء کو بروز جمعہ المبارک منارۃ المسیح کی بنیادی عمارت شروع ہو گئی ہے اس پر چند احباب نے حضرت اقدس سے عرض کی کہ آپ ایک اینٹ اپنے دست مبارک سے اس مین لگائیے جس پر آپ نے فرمایا کہ ایک اینٹ مسجد مین اسے سامنے رکھکر دعا کر دون گا پھر وہ لگا دینا۔

حجرہ دعائیہ بعد نماز جمعہ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء کو حضرۃ اقدس نے تجویز فرمایا کہ چونکہ بیت الفکر مین اکثر مستورات وغیرہ اور بچے بھی آجاتے ہین اور دعا کا موقعہ کم ملتا ہے اس لئے ایک ایسا حجرہ اس کے ساتھ تعمیر کیا جا دے جسمین صرف ایک آدمی کے نشست کی گنجائش ہو اور چارپائی بھی نہ بچھ سکے تاکہ اس مین کوئی اور نہ آ سکے اس طرح سے مجھے دعا کے لئے عمدہ وقت اور موقعہ مل سکے گا چنانچہ اسی وقت مغربی جانب جو دریچہ ہے اس کے ساتھ ایک حجرے کے لئے عمارۃ شروع ہو گئی ہے۔

ٹریکٹ سیریز الحق صریح فی تصدیق المسیح کے نام سے ۱۲ ٹریکٹ ۲ ورقہ منشی صادق حسین صاحب ایڈیٹر اظہار الحق نے میرے پاس روانہ کئے ہین جو کہ انہون نے حضرۃ اقدس کی تائید مین دو دو سو متواتر چھاپکر اتمام حجت کے لئے شائع کئے ہین اس مین کوئی شک نہین کہ یہ بھی ایک عمدہ سلسلہ ہے جس سے امر حق لوگون پر واضح کیا جا سکتا ہے اور ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو شریک چندہ سے ایسے کار نمایان کرنے چاہئین۔

لاہور کی احمدی جماعت کی ترقی لاہور کی احمدی جماعت نے اپنی ہفتہ وار کمیٹی کے دائرے کو اب بہت وسیع کر دیا ہے ہفتہ وار جلسہ کا چھپا ہوا نوٹس شائع کیا جاتا ہے جس مین تقوی اور طہارت کے مضامین یا اخلاق کے کسی حصہ یا احمدیہ مشن کے متعلق کسی مضمون پر ایک احمدی ممبر کو لکچرار مقرر کیا جاتا ہے تاکہ وہان کے احمدی جماعت کے ہر فرد واحد کو مناظرہ اور مکالمہ مین مشق حاصل ہو اور عام مجلسون مین گفتگو کرنے کی ان کو جرات ہو اس طریق سے ہفتہ وار جلسہ کی رونق بہت ترقی پکڑیگی اور غیر از جماعت لوگون کو بھی شمولیت جلسہ کا شوق پیدا ہوگا جس سے ان کی معلومات اس الہی سلسلہ کے بارے مین وسیع ہو سکتے ہین۔

ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو ایسے نمونے قائم کرنے چاہئین۔

گولو مع اہل و عیال ہمارے معزز بھائی میان بہاول بخش صاحب ساکن کنجاہ ضلع گجرات ایک ماہ کے لئے قادیان مین مع عیال آکر رہے ہین تاکہ حضرۃ اقدس کی مزکی مجلس سے مستفید ہون خدا ایسی توفیق ہر ایک احمدی بھائی کو دیوے۔

عید الضحی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۰۳ء کو قادیان مین عید الضحی ہوئی۔ چونکہ رات ہی سے بارش ہو رہی تھی اس لئے بڑی مسجد مین حضرۃ اقدس تشریف نہ لیجا سکے چھوٹی مسجد مین مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے نماز عید پڑھائی اور بڑی مسجد مین حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب نے۔

لاہور سے بھی چند احباب تشریف لائے تھے اور دیگر علاقہ بیرونجات سے بھی کچھ احباب آئے ہوئے تھے۔

سناتن دہرم حضرۃ حجۃ اللہ کی ایک نئی تصنیف جو کہ نسیم دعوت کا ضمیمہ ہے سناتن دہرم کے نام سے چھپکر شائع ہوئی ہے اس مین آریون کے دیانندی مسئلہ نیوگ پر بحث کی گئی ہے اور ہر ایک الہامی کتاب کی عظمت قائم رکھنے کی ایک نئی عجیب و غریب دلیل حضرۃ احمد مرسل یزدانی مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے اور دکھایا ہے کہ سناتن دہرمی ہندو بہ نسبت آریون کے اقرب الی الاسلام ہین۔

وفات ہمارے ایک احمدی بھائی مسمی میان محمد دین صاحب گوجرانوالی برضائے الہی اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہین اور ایسے ہی شیخ نور احمد صاحب ساکن جالندھر سابق ملازم افریقہ کی والدہ ماجدہ نے بھی وفات پائی ہے ہر دو کا جنازہ بروز جمعہ مورخہ ۱۳ مارچ کو حضرت اقدس نے بعد نماز جمعہ جنازہ پڑھا خدا ان کو غریق رحمت کرے۔ ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو بھی ان کے لئے نماز جنازہ پڑھنی اور دعائے مغفرت کرنی چاہیے۔

بیعت اس کا کالم اس لئے بند کر دیا گیا ہے کہ عنقریب ایک تجویز ناظرین کی خدمت مین پیش کی جاویگی جس سے ہر ایک احمدی ممبر ایک چھپا ہوا رجسٹر بیعت حاصل کر سکیگا اور صرف ہفتہ وار تعداد بیعت البدر کی خبرون مین شائع ہوا کریگی۔

نظم

از پئے اظہار حق دلدادہ ام — صاف تر باشد بیان سلام

السلام اے سید عالی جناب — السلام اے ملک دین را آفتاب

السلام اے اختر با زیب و فر — السلام اے سرور والا گہر

صد سلام و رحمت حق بر تو باد — بخت تو از حق تابندہ باد

اے رسول حضرت جان آفرین — اے سمی ذات خیر المرسلین

بر سپہر قرب حق رخشندہ — در شب قدر اختر تابندہ

این زمان اے سید عالی تبار — ذات خالق رات نیز استوار

شد وجود پاک تو اے جان من — از صد گلہا شگفتہ در چمن

از قدومت موسم شادی رسید — نور حق از مطلع صادق دمید

روئے حق شد از وجودت آشکار — از گریبانت عیان شد کردگار

یافتی صد نور از رب السماء — ہمچو احمد اے کلیم ذی العلاء

منزل تو برتر از مہر منیر — نور تو از نور آن رب قدیر

آمدی از خیل پاک انبیا — کم نہ باشی از کسے ہرگز شہا

گر غلام حضرت آن سرورے — بہتری لیکن از مسیح ناصری

آن ہمان روزیکہ بخشیدت خدا — از فیض پاک شاہ انبیاء

کے نصیب دیگران با خیان — این چنین تیر دی بازوی یلان

کے مسیحا بر مقام تو رسید — این نشانہا خدا از تو کہ دید

چون تو از حق امام المتقیا — برزدی سر در لباس انبیاء

حسن یوسف بر جبین تو عیان — سید ہر دم نشانے از نگان

زندہ کردی مردگان صد ہزار — از دم عیسی تو اے عالی وقار

طبی مشورہ

(طبی اصطلاحات)

ترپھلہ سے مراد ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ

ترکٹہ سے مراد سونٹھ مرچ۔ پیپل (مگھ)

فلفلین سے مراد سیاہ مرچ اور مگھ۔

قاقلین سے مراد الائچی خرد و کلان

موصلین سے مراد موصلی سفید و سیاہ

پنچلون سے مراد پانچ نمک یعنی سجی۔ جو کھار سیندھا سونچر پچلون۔

آب مروق۔ برگ تازہ کو کچل کر پانی نچوڑ کر ظرف مناسب مین آگ پر رکھو جب پھٹ جاوے تو پانی صاف کر لو

شہد کف گرفتہ شہد کو آگ پر رکھین جب کف نمودار ہو تو چھان لیوین۔

شیر پسر اس عورت کا دودھ جو لڑکا جنی ہو۔

شیر دختر اس عورت کا دودھ جو لڑکی جنی ہو۔

خریدار نمبر ۱۶۹ موضع ستینہ

(۱) طاعون کا آسان تر طیار ہونیوالا نسخہ۔ جدوار۔ کافور کی گولیان سرکہ مین بناکر استعمال کرین اور نمکین مسہل دیوین

تازہ حالات اور خبرین

منارۃ المسیح الحمد للہ کہ مورخہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۳ کو بروز جمعہ المبارک منارۃ المسیح کی بنیادی عمارت شروع ہو گئی ہے اس پر چند احباب نے حضرت اقدس سے عرض کی کہ آپ ایک اینٹ اپنے دست مبارک سے اس مین لگائیے جس پر آپ نے فرمایا کہ ایک اینٹ مسجد مین اسے سامنے رکھ کر دعا کر دونگا پھر وہ لگا دینا۔

حجرہ دعائیہ بعد نماز جمعہ مورخہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۳ کو حضرۃ اقدس نے تجویز فرمایا کہ چونکہ بیت الفکر مین اکثر مستورات وغیرہ اور بچے بھی آجاتے ہین اور دعا کا موقعہ کم ملتا ہے اس لئے ایک ایسا حجرہ اس کے ساتھ تعمیر کیا جاوے جسمین صرف ایک آدمی کے نشست کی گنجائش ہو اور چارپائی بھی نہ بچھ سکے تاکہ اس مین کوئی اور نہ آ سکے اس طرح سے مجھے دعا کے لئے عمدہ وقت اور موقعہ مل سکے گا چنانچہ اسی وقت مغربی جانب جو دریچہ ہے اس کے ساتھ ایک حجرے کے لئے عمارۃ شروع ہو گئی ہے۔

ٹریکٹ سیریز الحق صریح فی تصدیق المسیح کے نام سے ۱۲ ٹریکٹ ۶ ورق منشی صادق حسین صاحب ایڈیٹر اظہار الحق نے میرے پاس روانہ کئے ہین جو کہ انہون نے حضرۃ اقدس کی تائید مین دو دو سو متواتر چھاپکر اتمام حجت کے لئے شائع کئے ہین اس مین کوئی شک نہین کہ یہ بھی ایک عمدہ سلسلہ ہے جس سے امر حق لوگون پر واضح کیا جا سکتا ہے اور ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو شراکت چندہ سے ایسے کارنمایان کرنے چاہئین۔

لاہور کی احمدی جماعت کی ترقی لاہور کی احمدی جماعت نے اپنی ہفتہ وار کمیٹی کے دائرے کو اب بہت وسیع کر دیا ہے ہفتہ وار جلسہ کا چھپا ہوا نوٹس شائع کیا جاتا ہے جس مین تقوی اور طہارت کے مضامین یا اخلاق کے کسی حصہ یا احمدیہ مشن کے متعلق کسی مضمون پر ایک احمدی ممبر کو لکچرار مقرر کیا جاتا ہے تاکہ وہان کے احمدی جماعت کے ہر فرد واحد کو مناظرہ اور مکالمہ مین مشق حاصل ہو اور عام مجلسون مین گفتگو کرنے کی ان کو جرات ہو اس طریق سے ہفتہ وار جلسہ کی ہر دو نوع بہت ترقی پکڑ لیگی اور غیر از جماعت لوگون کو بھی شمولیت جلسہ کا شوق پیدا ہوگا جس سے ان کی معلومات اس الہی سلسلہ کے بارے مین وسیع ہو سکتے ہین۔

ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو ایسے نمونے قائم کرنے چاہئین۔

کولو مع الصادقین ہمارے معزز بھائی میان بہاول بخش صاحب ساکن کنجاہ ضلع گجرات ایک ماہ کے لئے قادیان مین معہ عیال آ کر رہے ہین تاکہ حضرۃ اقدس کی مجلس سے مستفید ہون خدا ایسی توفیق ہر ایک احمدی بھائی کو دیوے۔

عید الضحی مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۳ کو قادیان مین عید الضحی ہوئی۔ چونکہ رات ہی سے بارش ہو رہی تھی اس لئے بڑی مسجد مین حضرۃ اقدس تشریف نہ لیجا سکے چھوٹی مسجد مین مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے نماز عید پڑھائی اور بڑی مسجد مین حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب نے۔

لاہور سے بھی چند احباب تشریف لائے تھے اور دیگر علاقہ بیرونجات سے بھی کچھ احباب آئے ہوئے تھے۔

سناتن دھرم حضرۃ حجۃ اللہ کی ایک نئی تصنیف جو کہ نسیم دعوت کا ضمیمہ ہے سناتن دھرم کے نام سے چھپکر شائع ہوئی ہے اس مین آریون کے دیا نندی مسئلہ نیوگ پر بحث کی گئی ہے اور ہر ایک الہامی کتاب کی عظمت قائم رکھنے کی ایک نئی عجیب طرز پر دلیل حضرۃ احمد مرسل یزدانی مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے اور دکھایا ہے کہ سناتن دہرمی ہندو بہ نسبت آریون کے اقرب الی الاسلام ہین۔

وفات ہمارے ایک احمدی بھائی مسمی میان محمد دین صاحب گوجرانوالی بہ رضائے الہی اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہین اور ایسے ہی شیخ نور احمد صاحب ساکن جالندہر سابق ملازم افریقہ کی والدہ ماجدہ نے بھی وفات پائی ہے ہر دو کا جنازہ بروز جمعہ مورخہ ۱۳ مارچ کو حضرت اقدس نے بعد نماز جمعہ جنازہ پڑہا خدا ان کو غریق رحمت کرے۔ ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو بھی ان کے لئے نماز جنازہ پڑھنی اور دعائے مغفرت کرنی چاہیے۔

بیعت اس کا کالم اس لئے بند کر دیا گیا ہے کہ عنقریب ایک تجویز ناظرین کی خدمتمین پیش کی جاویگی جس سے ہر ایک احمدی ممبر ایک چھپا ہوا رجسٹر بیعت حاصل کر سکیگا اور صرف ہفتہ وار تعداد بیعت البدر کی خبرون مین شائع ہوا کریگی۔

ضروری

حضرت اقدس نے بیعت کنندگان کی پوری تعداد معلوم کرنے کے لئے تجویز فرمایا ہے ... احمدی شخص ... ہر جگہ ... اور مقام ... فہرست ... روانہ کریں ... (البدر)

نظم

تہنیت

از ایڈیٹر اظہار حق دلدادہ ام

السلام اے سید عالی جناب	صاف تر باشد بیان سلام
السلام اے اختر با زیب و فر	السلام ای ملک دین را آفتاب
صد سلام و رحمت حق بر تو باد	السلام ای سرور والا گہر
اے رسول حضرت جان آفرین	بخت تو از حق تابندہ باد
ہر سپہر قرب حق رخشندہ	اے ہمی ذات خیر المرسلین
این زمان ای سید عالی تبار	در شب قدر اختر تابندہ
شد وجود پاک تو اے جان من	ذات خالق رات ذی استور
از قدومت موسم شادی رسید	از تو صد گلہا شگفتہ در چمن
روی حق شد از وجودت آشکار	نور حق از مطلع صادق دمید
یافتی صد نور از رب السماء	از گریبانت عیان شد کردگار
منزل تو برتر از مہر منیر	ہمچو احمد ای کلیم ذی العلاء
آمدی از خیل پاک انبیا	نور تو از نور آن رب قدیر
گر غلام حضرت آن سرورے	کم نہ باشی از کسے ہرگز شہا
آن ہمان روز یکہ بخشیدت خدا	بہتری لیک از مسیح ناصری
زہے نصیب دیگران با جیان	از فیض پاک شاہ انبیاء
کے مسیحا بر مقام تو رسید	این چنین نیرو بازو یلان
چون از حق امام الاتقیاء	این نشانہا از خدا دیدہ
حسن یوسف بر جبین تو عیان	ہر زدی سر در لباس انبیاء
زندہ کردی مردگان صد ہزار	سید ہر دم نشانہا از یگان
	از دم عیسی تو ای عالی وقار

طبی مشورہ

(طبی اصطلاحات)

ترپھلہ سے مراد ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ

ترکٹہ سے مراد سونٹھ مرچ۔ پیپل (مگھ)

فلفلین سے مراد سیاہ مرچ اور مگھ

قاقلین سے مراد الائچی خورد و کلان

موصلین سے مراد موصلی سفید و سیاہ

پنچلون سے مراد پانچ نمک یعنی سجی۔ جو کھار۔ سیندھا۔ سونچر۔ کچلون۔

آب مروق۔ برگ تازہ کو کچل کر پانی نچوڑ کر ظرف مناسب مین آگ پر رکھو جب پھٹ جاوے تو پانی صاف کر لو

شہد کف گرفتہ شہد کو آگ پر رکھین جب کف نمودار ہو تو چھان لیوین۔

شیر پسر۔ اس عورت کا دودہ جو لڑکا جنی ہو۔

شیر دختر اس عورت کا دودہ جو لڑکی جنی ہو۔

خریدار نمبر ۱۶۹ موضع ستینہ

(۱) طاعون کا آسان تر طیارہ ہونیوالا نسخہ۔ جدوار۔ کافور کی گولیان سرکہ مین بناکر استعمال کرین اور نمکین مسہل دیوین

شیخ علی منیجر اخبار ہذا نے بشیر ہند اپریس باہتمام ... سے چھپوا کر قادیان سے شائع کیا۔